مطبوعات

غالب (ششماہی) | مرتبین: مختار زمن و مشفق خواجہ۔ بہ اہتمام ادارۂ یادگارِ غالب، غالب لائبریری، ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی نمبر ۱۸ صفحات: ۳۸۲۔ قیمت: نامعلوم۔

یہ بڑے معیار کا ادبی و تحقیقی رسالہ ہے۔ مرتبین بڑے مرتبے کے ہیں۔ سارے مندرجات پر گفتگو ممکن نہیں۔ تفصیلی اظہار تو خارج از بحث ہے۔ دیہاتی فضا اور جنگل اور شکار، کسانوں کی بولی اور گھوڑوں کی نسلی خوبیوں کے عکس پیش کرنے (اور جنسیات بھی) میں ابوالفضل صدیقی کا اختصاص ہے، ایک واقعاتی پلاٹ اور واقعات کی تیز رفتار حرکت میں سنگھ بابو کا دلچسپ کردار نمایاں کر کے ایسے انسانیت پرورانہ ٹچ پر ختم کیا کہ کیا کہنے۔ میرزا ظفر الحسن کا خاکہ یوسف ناظم نے یوں پیش کیا ہے کہ مرزا کو نہ جاننے والا بھی جان لے کہ وہ ایسے تھے۔ اسی طرح مشرف احمد فاروقی نے ابوالفضل صدیقی کی لفظی تصویر کھینچی ہے۔ اور ان کی کہانیوں سے یہ سوال اخذ کیا ہے کہ یہ جنگل کون کاٹے گا جس میں انسانوں کا شکار ہوتا ہے۔ احمد ہمدانی نے شاعری کے تین دبستانوں کی عجیب ناقابلِ فہم تقسیم کی ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ رسالے کا نام غالب اور غالب پر کل ۴ مقالات ہیں (مجموعی ۵۳ صفحات) بخلاف اس کے فیض احمد فیض پر دس مقالات و مضامین (۱۳۶ صفحات)[1] ہیں۔ پھر اس سلسلے کے جس عنوان سے بات شروع ہوتی ہے "اقبال، فیض اور ہم" اس میں اگرچہ آلِ احمد سرور صاحب نے دونوں کے امتیازات اور مماثلتوں کا بیان کرتے ہوئے احتیاطیں بھی برتی ہیں مگر رسالہ اور ایک خاص حلقۂ فکر دماغوں میں لائن یہی بنانا چاہتا ہے کہ پہلے غالب، اس کے بعد اقبال اور اس کے بعد فیض۔ یہ ایک ہی سلسلۃ الذہب ہے۔ حالانکہ اقبال کے بعد تین شاعر ایسے ہیں جو اقبال سے فکری ہم آہنگی بھی رکھتے ہیں اور ان کا مقام بھی ہے: ابوالاثر حفیظ جالندھری، احسان دانش اور ماہر القادری۔ کیا ان کے ساتھ بھی انصاف برتا گیا؟ فیض قابلِ توجہ شاعر سہی، مگر اقبال کے نوا آشناؤں

---

۱ کہیں فیض سیمینار، کہیں فیض میلہ اور کہیں رسالہ غالب کا بے نام "فیض نمبر"

کے ذہنوں میں اس شخص کو مسیح بنا کر تو نہ ٹھونکا جائے۔ [۱]

اب ذرا ان نکات کو لیجیے کہ اقبال کے ہاں فکر کا محور مغرب ہے (حالانکہ حقیقتاً اسلامی ملّت و تہذیب اور اس کے لیے تحریکِ احیا ہے۔ ن۔ص) اور فیض کے ہاں فکر کا محور تہذیب ہے (تاریخ کی مادّی تعبیر سے پیدا ہونے والی تہذیب۔ ف۔ص)۔ کیرنن نے فیض کو "کلچرل مسلمان"، کہا ہے۔ یہ مسلمان کی کونسی قسم ہے؟ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہمارے خواجۂ مکرّم مختار زمَن صاحب سے کہہ کر محترمہ سرفرازہ اقبال کے رشحاتِ عالیہ کا خلاصہ بھی اپنے ہاں دے دیتے۔

دو تحریریں صادقین کی درست تصویر سامنے لاتی ہیں۔ دوسرے معزز حضرات کی وقیع نگارشات پر گفتگو کرنے کے معنی یہ نہیں کہ وہ قابلِ قدر نہیں۔ "ورق کی تنگ دامانی سے فریاد!"

متاعِ کارواں | مدیر اعلیٰ قاضی قادر بخش قریشی ایم اے۔ پیش کش: گورنمنٹ نارمل سکول خان پور۔

یہ اسکول کا میگزین ہے، مگر نہ صرف طباعتی خوبیوں کا آئینہ دار ہے بلکہ بہت سے معروف دانشوروں اور نوجوان اساتذہ و طلبہ کی کاوشوں کا ایک دل آویز مجموعہ ہے۔ اس میں غالب حصّہ تعلیم سے متعلق مضامین کا ہے۔ مگر ادبی نگارشات مثلاً افسانہ، طنز و مزاح اور شاعری کے لحاظ سے بھی مالا مال ہے۔ خصوصاً میں نوجوان قلم کاروں کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ مجھے اس مجموعے کی خوبی یہ ہے کہ اس میں نہ صرف متعدد مضامین دینی مباحث پر مشتمل ہیں، بلکہ مجموعی طور پر اسلامی رُوح غالب ہے اور فحش جنسیات کے گند اور دیگر لغویات سے خالی ہے۔ متاعِ کارواں کو مہیا کرنے والے تمام دانشور، اساتذہ و طلبہ اور خصوصاً چوہدری محمد حسین منیجر ار نگران مستحقِ تبریک ہیں۔

---

[۱] اب تو شاعری کی مثلث کے تین زاویے ہیں فیض، فہمیدہ اور فراز۔ غالب لائبریری کا نام بھی فیض لائبریری ہونا چاہیے۔

تذکرہ حضرت سید صاحب بانسوی از جناب مفتی رضا انصاری فرنگی محلی - ناشر: ادارۂ تحقیقاتِ افکار و تحریکاتِ ملی، ۹/۱ علی گڈھ کالونی، کراچی نمبر ۷۵۸۰۰ - صفحات: ۲۲۳ - کھلی کھلی طباعت، مجلد مع رنگین سرورق، قیمت: ۸۵/- روپے -

ایک بزرگ شخصیت کے حالات بڑے سبق آموز ہیں - یہ تو اکثر حصے دیکھ ڈالے۔ تصوف کی دنیا میں کراماتی کہانیاں بہت چلتی ہیں اور ان کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے - مگر انبیاء کے معجزے باوجودیکہ عظیم تر ہوتے ہیں، وقتی تقاضے پورے کرنے کے بعد ان کا ریکارڈ تو رہتا ہے، مگر فی نفسہ ان کو روحِ استدلال بنا کر دعوتِ انبیاء کو نہیں پھیلایا جاتا - یہاں بھی کرامات نگاری خاصی ہے — ایک معجزاتی کراماتی قصہ " مجذوبِ بے کمر کا پٹکا " کے عنوان سے ایک لمبی گفتگو ہے - ہم اس کے خلاف کوئی کلمہ نہیں کہتے - مگر دعوتِ اسلام کے لیے یہ چیزیں مستقل دلائل کی حیثیت نہیں رکھتیں - ملا محمد رضا کی غلامیٔ مرشد کی داستان بڑی دلچسپ ہے — " گھوڑے کا سامان سر پہ رکھ کر سرِ بازار دوڑتے جاتے تھے " پھر وہ املی کے درخت کے نیچے کنہیا اور گوپیوں کا مشاہدہ - تصوف کا یہ کمال تو تسلیم کہ آدمی ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا ہے - بیشک لفظیں ہے کہ کتاب و سنت کے تزکیۂ نفس کے بہترین نمونے صوفیہ کرام ہی کی سیرتوں میں نظر آتے ہیں - ساتھ ہی یہ ارشاد کہ تصوف کی دنیا ایک الگ اور وسیع دنیا ہے، الگ علم ہے - روحِ اخلاص، سلامتیٔ قلب اور بے ریائی و عاجزی کے درس خود اسلام ہی کے اندر ہیں - اور بہ یک وقت تلوار بھی چلائی جاتی ہے، ترازو بھی ہاتھ میں لی جاتی ہے اور خدا سے بھی تعلق جوڑا جاتا ہے - یہ ہے بڑی کرامت - اسلام سے الگ کوئی مستقل علم ہو تو محبانِ اسلام اُسے کیا کریں - دیکھیے! ایک کردار ہے " مجذوب " کا، جس کی شان یہ بیان ہوئی کہ " جو حقیقت سے باخبر، اور تمام سے بے خبر " کیا ایسا کوئی کردار قرآن و سنت میں مذکور ہے اور اس کے بنانے کا اہتمام کیا جائے - ساری اُمت کے لوگ " مجذوب " ہو جاتے - بیشک لفظ میں مادی طاقت سے بے نیاز رہنے کا ذکر ہے - اگر روسی حملے کے وقت مجاہدینِ افغانستان مادی ذرائع سے روٹھ کر بیٹھ رہتے اور کلاشنکوف اور سٹنگر میزائیل کو استعمال نہ کرتے تو پھر وہاں صرف مجذوبیت ہی رہ جاتی - خود یہ کتاب، اس کی اشاعت، اس کی قیمت سب کچھ مادی ہے -

غرضیکہ سید شاہ عبدالرزاق بانسوی کی بزرگی کا احترام کرنے کے باوجود میں تصوف کے گورکھ دھندے کو نہیں سمجھ سکا۔

اقبال - ایک صوفی شاعر از جناب ڈاکٹر سہیل بخاری - ناشر: مکتبۂ اسلوب، پوسٹ بکس نمبر ۲۱۱۹، کراچی نمبر ۱۸- صفحات: ۳۸۰/ روپے، مجلد مع گرد پوش، قیمت ۴۵/ روپے

اقبال کیا تھا اور اس نے کیا سوچا اور کیا کہا؟ اس سوال کے جواب میں ڈاکٹر محمد یوسف صاحب سے لے کر پروفیسر جگن ناتھ آزاد تک سیکڑوں افراد نے کتابوں اور مقالوں کے انبار لکھ دیئے۔ مگر سوال ہر وضاحت کے بعد اور اُلجھ گیا۔

اصل میں اقبال کی ذہنی ساخت اور فنی تشخص کے بننے میں اگرچہ فلسفے، تصوف، تاریخ اور دینِ برحق کے سبھی عناصر شامل ہیں، مگر ایسا نہیں ہے کہ اس کا کوئی پائیدار مقام نہ ہو، بلکہ اس کی فکر ایسی غیر شیرازہ بند ہو کر مختلف اصحاب اسے متذکرہ مؤثرات میں سے ہر جانب الگ الگ کھینچیں۔ یہاں تک کہ سیکولرازم کا علمبردار بھی اقبال، اور اشتراکیت کا داعی بھی اقبال ٹھہرے۔ دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ اس کی مرکزی فکر اور منتہائے مقصود، اس کا جہانِ مطلوب، اس کا تصوراتی انسان، اور اس کا منتخب کردہ جادۂ انقلاب کیا ہے۔ اصطلاحات، شخصیتیں، واقعات، تعلقات، خط و کتابت، شاعری کے صریح مباحث، نثر کے مطالب مجموعی طور پر کس محور کے گرد گھومتے ہیں۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ ایک دور میں ملتِ اسلامی یا مسلم قومیت کے جذبے کے ساتھ اس کے ہاں پُراسرار قسم کا وحدت وجودی تصوف ملتا ہے، مگر بالآخر اس کا اصل پیغام قرآن کے عملی ظہور اور حکومتِ الٰہی اور مردِ مومن کے پیرائے میں ہمارے سامنے آتا ہے، اور پھر وہ تصوف کا صرف وہ رنگ اختیار کرتا ہے، جو اخلاص، بے ریائی، عدم تضادِ قول و فعل اور عبادت کے ساتھ خدمت کا متقاضی ہے۔

مگر ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر سہیل بخاری صاحب کے فرمودات زیادہ اہم ہوں، کم سے کم انہوں نے تصوف اور اس کے احوال و مقامات اور اصطلاحات کو خوب واضح کیا ہے، لیکن ان کی توجہ فارسی کلام پہ مرتکز رہی ہے۔ حالانکہ اُردو کلام اور نثر تحریریں اور خطوط بہت اہم ہیں، خود فارسی میں بھی دوسرا رُخ اور دوسرا طریقِ توضیح سامنے آنا چاہیے۔ اسرار و رموز میں جستہ جستہ اشعار کو چھانٹ لینا اور بات ہے اور مختلف مباحث کو عنوان وار ربط دیے کرنا اور بات! افسوس ہے کہ مندرجات پر بحث کرنا ممکن نہیں۔

اسلام یا ملّا ازم؟ از جناب اصغر علی گھرال ایڈووکیٹ ہائی کورٹ - ناشر: مکتبۃ الوکیل، گجرات۔ صفحات: ۲۵۶ - مجلد مع گرد پوش - قیمت: ۱۰۰/- روپے

میں نے اس کتاب کو بڑی محبت سے پڑھا، مگر افسوس ہے کہ شرعی قوانین کے جن موضوعات و مسائل پر علمی تیاری کرکے سنجیدہ بحث کرنی چاہیے تھی، انہیں مذاق اور لطیفہ بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ سامراجی یورش کے وقت دینی گروہ کی مزاحمت پر برافروختہ ہو کر جو گالی اہلِ دین کے انگریزوں نے ایجاد کی تھی، افسوس ہے کہ دشمن کی اس چھوڑی ہوئی ہڈی کو اٹھا لیا گیا ہے اور پڑھے لکھے معقول لوگ اسے چسنی بنائے ہوئے ہیں۔ گھرال صاحب! گالی ہی دینی ہو تو اپنی ایجاد کردہ لایئے، تاریخ کے کباڑ خانے سے دشمن کے پرانے ہتھیار تو چوم کے نہ اٹھا لیجیے۔ دین کے بہت سے خادم ایسے ہیں جو ملّا کہلا کر بھی ترکِ دین نہ کریں گے۔

جب کبھی آپ علمی بحث سامنے لائیں گے تو ہم پوری نیازمندی سے اس سے استفادہ کریں گے۔

تصوف - ایک تجزیاتی مطالعہ از جناب ڈاکٹر عبیداللہ فراہی - باہتمام: ادارۂ تحقیق و تصنیفِ اسلامی - پان والی کوٹھی - دودھ پور - علی گڑھ - ۲۰۲۰۰۱ (انڈیا) صفحات ۲۰۰ - قیمت آرٹ کارڈ کے سرورق کے ساتھ ۲۵/- روپے - مجلد: ۳۵/- روپے۔

یہ کتاب ایسی ہے کہ فی نفسہٖ تصوف اور اس کے مفہوم یا ماہیت پر روشنی فراہم کرتی ہے۔ سرسری مطالعہ سے اندازہ ہوا کہ جملہ موضوعاتِ کتاب کے تحت مخصوص معلومات اور حوالے و آیات و احادیث درج ہیں۔ مختلف نقطہ ہائے نظر اور ان پر تبصرہ خوب ہے۔ فاضل مؤلف کے بقول اردو میں تصوف کی تفہیم و تشریح میں سب سے بڑی اتھارٹی مولانا اشرف علی تھانوی کی تھی۔ بعد کے متعدد فاضل اصحاب کا بھی ذکر ہے۔ دو ایک جملے یہاں درج ہیں:

اہلِ تصوف کہتے ہیں کہ "تصوف حال ہے، قال نہیں ہے"۔ لیکن جب وہ اپنے "حال کا بیان یا دعویٰ کرتا ہے تو قال کے دائرہ میں آجاتا ہے"۔ "یہاں آکر" ہر وہ بات جو خدا اور انسان کے تعلق سے کہی جاتی ہے، مذہب جائز طور پر وہاں اپنا دخل رکھتا ہے"۔ "تصوف میں ایک ساحرانہ جذب و کشش ہے"۔ یہ قابل قدر کتاب ہے۔

اِسلامی احکام اور ہنگامی حالات | از جناب رانا صابر نظامی - ناشر: صدیقی پبلیکیشنز، ۲۹-اے "اوا" ریواز گارڈن، لاہور۔ قیمت: تیس روپے۔

بنیادی نقطۂ نظر اسلامی ہے۔ حالات کی تبدیلی کے ساتھ احکامِ شریعت کی اجتہادی تعبیرات میں جو فرق آتا رہا، اُسے مختلف محققین و فقہاء کی بحثوں اور خلفائے راشدین کی قائم کردہ عملی مثالوں کی مدد سے بیان کیا گیا ہے۔

بعض مقامات میں جہاں مؤلف کے طریقِ فہم یا جزوی نقطۂ نظر یا اجتہادی مشوروں پہ بحث اُٹھانے کو جی چاہتا ہے، مگر اتنی بڑی تحریر کے لیے گنجائش کہاں؟ بس اتنا کہنا کافی ہے کہ صابر نظامی صاحب کی اس کوشش میں خیر غالب ہے۔

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کیسے ہو؟ | از جناب محمد موسیٰ بھٹو - ناشر: سندھ نیشنل اکیڈمی، پوسٹ بکس نمبر ۲۵۸ - حیدر آباد (سندھ)

محمد موسیٰ بھٹو ایک بیدار دل نوجوان ہیں، کچھ کچھ ملت کے لیے سوچتے رہتے ہیں اور دینی کام کے لیے اشارے فراہم کرتے رہتے ہیں۔ یہ کتاب ایک اہم موضوع پر چند اکابرینِ دین و ملت کے مقالات کا ایک مجموعہ ہے۔ اصحابِ مقالات میں مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ، مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی، مولانا وحید الدین خاں، (۲ مضامین)، مولانا محمد تقی امینی (دو مضمون)، ڈاکٹر محمد رفیع الدین (۲ مضمون) محمد موسیٰ بھٹو (۳ مضمون اور پیش لفظ)

یہ مجموعہ بہر حال سرمایۂ علم و بصیرت ہے۔ مگر اس طرح کے مجموعوں سے کوئی بڑا کام نہیں ہو سکتا۔ اگر ان کو جمع کرنا تھا تو پہلے ہر ایک کی فکر کے متعلق ایک تلخیصی مقالہ دیانت دارانہ حوالوں کے ساتھ تیار کرنا تھا، یا سب کے متعلق موزوں افراد سے تیار کروانا تھا یا کم سے کم ہم آہنگیٔ فکر رکھنے والوں کی باتوں کو اکٹھا کر کے کوئی نتیجہ نکالا جاتا۔ موجودہ صورت تو ٹپواری جیسی ہے کہ کھیت سے کھیت ملاتا چلا جائے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ "پائیدار تبدیلی نفسی تغیّر کے ذریعے برپا ہوتی ہے"۔ "یا قومیں اخلاق و کردار اور ایمان و اعتقاد کے ذریعے ہی زندہ رہتی ہیں"۔ (پیش لفظ) ان چیزوں کے ساتھ حرکت یا تحریکیت یا انقلابیت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بہر حال بھٹو صاحب کی یہ کوشش و محنت قابلِ قدر ہے۔

تحریکی کارکن بزم گاہِ حیات میں | مرتب: اختر حجازی - ناشر: شفیق الاسلام فاروقی -
حرا پبلیکیشنز - ۲/۱۴ فضل الٰہی مارکیٹ، اردو بازار، لاہور - صفحات: ۱۳۶ ٹائیٹل آرٹ کارڈ -
قیمت ۱۵/۱۶ روپے -

حافظ محمد ادریس کے دیباچے کے ساتھ مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ، پروفیسر غلام اعظم، مولانا معین الدین خٹک مرحوم، ڈاکٹر نذیر احمد شہیدؒ، سید اسعد گیلانی، پروفیسر خورشید احمد کے مقالات اور راقم ناچیز کا بھی ایک مضمون اس مجموعے میں شامل ہے -

کام کرنے والوں کے لیے قرآن خود بڑا سرچشمۂ نور ہے - حدیث ایک فانوس ہے - صحابہؓ کی زندگیاں روشن ستارے ہیں - تابعین اور تبع تابعین کے علمائے اکابر کے کیے ہوئے کام سیکڑوں چراغ ہیں - اور پھر دورِ آخر میں مولانا مودودیؒ جیسے صاحبِ دل انقلابی مفکر اور ان کے مدرسۂ نظر میں تیار ہونے والے علما اور دانشور جتنا وسیع کام تحریکِ اسلامی کے کارکنوں کی رہنمائی کے لیے کر چکے ہیں، اُسے اگر لوگ توجہ سے پڑھیں اور استفادہ کریں تو انہیں درسِ حکمت و عمل بھی ملے اور جادۂ کار کے سارے نشیب و فراز بھی دکھائی دینے لگیں - یہ مجموعہ اسی غرض کے لیے تیار کیا گیا ہے -

اب اگر پڑھا ہی نہ جائے، توجہ ہی نہ دی جائے، سبق ہی اخذ نہ کیا جائے اور کسی شخص کے اندر کام کرنے کا ارادہ ہی نہ ہو تو ایسے مجموعے تو کیا، دل پتھر ہو جائیں تو تفسیریں اور احادیث بھی جونک نہیں لگا سکتے - اِس مجموعے کی کسوٹی پر قارئین اپنے آپ کو پرکھیں کہ ان کے دل ایک لفظ احساس ہیں یا پتھر کی سِل -

---

مسلمان عورت کے حقوق | از جناب سید جلال الدین عمری - ناشر: ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی، علی گڈھ - یوپی - ۲۰۰۲ - (انڈیا) - صفحات: ۲۰۰ - کاغذ اور طباعت خوبصورت
قیمت: ۲۰/- روپے -

مولانا سید جلال الدین صاحب بھارت میں تعلیمی، علمی، فقہی اور ادبی لحاظ سے ایک مقام رکھتے

ہیں۔ عورت کا مسئلہ تو اب صرف پیش پا افتادہ ہی نہیں بلکہ آنکھوں میں گھُستا آرہا ہے۔ ایک طرف تو جاہلیتِ قدیمہ کے اثرات نے اسلامی احکام کے ساتھ رَل مِل کر عورت کو عجیب چکروں میں ڈال رکھا ہے۔ دوسری طرف مغرب کی عالمگیر ملحدانہ تہذیب نے عورت کو اپنی ناچتی کٹھ پُتلی بنا کر ملت کے لیے چیلنج بنا دیا ہے۔ اِن حالات میں دینِ برحق سے تعلق رکھنے والے حساس مفکرین اسلام کا متوازن نقطۂ نظر پیش کر رہے ہیں۔ سید جلال الدین عمری صاحب نے دینی ہدایات کی روشنی میں عورت کے حقوق و فرائض کا بیلنس درست کرنے کی کوشش کی ہے۔ عورت کے موضوع سے متعلق جو مختلف مباحث آج کل سامنے آئے ہوئے ہیں ۔ مثلاً آزادیٔ نسواں، مرد کی قوامیت، پردے کی بندشیں، جدید حالات میں عورت کا معاشی مسئلہ، مہر، تعددِ ازدواج، طلاق، خلع، عورت کے حقِ وراثت، قصاص، دیت، شہادت، سیاسی قیادت وغیرہ پر بحثیں کی گئی ہیں۔

سورج سمندر | مجموعہ کلام جمال قریشی - ناشر: اقبال مرزا - ملنے کا پتہ: جمال قریشی، جمال منزل، جمال پورہ، نانگڑہ والا، احمد آباد، گجرات (انڈیا) - صفحات: ۱۲۰ - کاغذ طباعت خوب - مجلد مع رنگین گردپوش - قیمت /۳۰ روپے۔

جمال قریشی نے وقت کے مختلف مراحل طے کرنے کے باوجود شاعری میں رنگ و تازگی کو برقرار رکھا ہے اور احمد آباد کی آفات کے مناظر کا کرب انہوں نے فکر میں جذب کیا ہے۔ اشعار ملاحظہ ہوں ؎

ہم نے گجرات کے بازار میں اردو تیرا — سکہ اس طرح چلایا ہے کہ جی جانے ہے
سورج تو تیرے بعد بھی نکلا اسی طرح — لیکن ہمارے گھر میں اُجالا نہ ہو سکا
جمال اکثر شبوں کی خامشی میں — مرے اندر کا کھنڈر بولتا ہے
دل کی وادیوں میں اب گرد تک نہیں اُڑتی — قافلے خیالوں کے باادب گذرتے ہیں

جمال صاحب کے اظہار میں ندرت ہے۔ غموں کے بوجھ تلے آئے ہوئے خیالوں میں بھی شگفتگی ہے۔ ماحول ان کے کلام کے پردے میں باتیں کرتا ہے، جمال صاحب کا اپنا مخصوص رنگ بھی جا بجا جھلکتا ہے اور اسلامی قدروں کی جھلملاہٹ بھی ہے۔

جہادِ حرف مجموعۂ کلام از عزیز بگھروی (بھارت)۔ ناشر: ادارۂ ادبِ اسلامی ہند، ۲۴۴۸ بارہ دری، بلّی ماران، دہلی ۱۱۰۰۰۶ (انڈیا) صفحات: ۱۴۴۔ کاغذ و طباعت خوبصورت جلد مع رنگین گرد پوش۔ قیمت: ۲۵/- روپے۔

ہم تو تصور ہی نہیں کر سکتے کہ ایسی کتاب ۲۵/- روپے میں مل سکتی ہے۔

عزیز بگھروی اتنے اچھے شاعر ہیں کہ وہ اس کتاب کے لیے پہلے ہی مجھ سے ایک فورٹ حاصل کر چکے ہیں، جو گرد پوش کے آخری صفحے پر درج ہے۔ شاعروں کے ساتھ ان صفحات میں انصاف کرنا بڑا مشکل ہے۔ کلام کا نمونہ ملاحظہ فرمایئے ؎

شہرِ خوباں کا ہر اک چہرہ ہے معصوم صفت کس سے منسوب کروں زخمِ جگر کا رشتہ

میرا قاتل مرا اپنا کردار ہے کس کو الزام دوں خودکشی کے لیے

ابھی نہ بند کرو، مقتلوں کے دروازے ابھی اک اور مسیحا یہاں سے گزرے گا

تبصرہ کے لیے حفیظ میرٹھی کے یہ الفاظ کافی ہیں:

"نظریہ کی صحت کے ساتھ اسلوب کی شگفتگی، زبان کی شستگی اور خوش آہنگ الفاظ سے آراستہ یہ شعری مجموعہ"!

(بقیہ نبی اکرمؐ کا خطبۂ رمضان المبارک)

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

ترجمہ: پیاس رخصت ہو گئی (بجھ گئی)، رگیں تر و تازہ ہو کر پھول گئیں اور روزے کا اجر و ثواب انشاء اللہ تعالیٰ یقینی ہو گیا۔

(باقی)